ہے اور ماضی کے تلخ تجربے کی روشنی میں جو خدشہ جنم لے رہا ہے، وہ نہ صرف قومی وملکی مفادات کے لئے ضرر رساں ہے، بلکہ خود اہل تشیع کے اپنے اجتماعی مفادات کے بھی منافی ہے۔ اور ان سطور کے طبع ہونے تک اس غریب علاقے کے عوام کے لئے کیا کیا مشکلات کھڑی ہوں گی؟! باری تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس علاقے کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ ایں دعا از من واز جملہ جہاں ''آمین'' باد

المملكة العربية السعودية

دشمنوں کی نظر میں

شاندار ماضی اور درخشاں مستقبل کی حامل اسلامی وفلاحی مملکت ''المملكة العربية السعودية'' اپنے یومِ استقلال سے تا حال اس گئے گزرے دور میں بھی پاک وصاف عقیدے اور اسلامی تشخص کا علمبردار ہے۔ نیز حرمین شریفین کی بیش بہا خدمات کے اعتبار سے ممتاز مقام رکھتی ہے۔ فرزندانِ توحید کے اس روحانی مرکز کو اللہ تعالیٰ نے دولت دنیا سے بھی حظ وافر عطا فرمایا ہے۔ یہ ملک اپنی دینی ودنیوی دولت کو دنیا جہاں میں ہر اس جگہ نچھاور کرنے میں مگن رہتا ہے، جہاں بے بس وبے آسرا انسان پائے جاتے ہیں۔ جہاں **قرآن وحدیث** کے علم اور **توحید وسنت** کی تبلیغ کو حتی الوسع پھیلانے میں کوشاں رہتا ہے، وہاں آفت زدہ انسانیت کی اشک شوئی کے لیے بھی دست تعاون دراز کرنے سے نہیں ہچکچاتا، خواہ ان کا تعلق قدرتی آفات سے ہو یا ''بین الاقوامی امن وخوشحالی'' کے دعویداروں کی **دہشت گردی** سے۔

ایسا کیوں نہ ہو جبکہ یہی **''اسلام''** کا لغوی واصطلاحی مفہوم بھی ہے اور اس دین کی بنیادی تعلیمات بھی۔ جن کی روشنی میں خلیفہ ثانی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی احساس ذمہ داری کا اظہار ان تاریخی الفاظ میں کیا تھا: **''اگر دریائے فرات کے کنارے کوئی میمنا بھی مرجائے تو میں اللہ تعالیٰ سے باز پرس کا خدشہ محسوس کرتا ہوں۔''**

مغربیت کے عاشق مادہ پرست سرمایہ دار ممالک دنیا جہاں سے اپنے مکر وفریب کے ذریعے خوب دولت لوٹتے پھر اسی دولت **واسلحے** اور **ویٹو پاور** کے بل بوتے پر سانپ بن کر سیم وزر کے ڈھیروں پر بیٹھ جاتے ہیں، مگر اپنے تیز ترین میڈیا کے ذریعے **جمہوریت کے علمبردار**، **غریبوں کے غمخوار** اور **حقوق انسانی کے پاسبان** ہونے کے دعویدار ہیں۔ غربت وافلاس کے مارے ہوئے افریقی وایشیائی ممالک میں ''**رفاہی خدمات**'' کے خوب صورت الفاظ سے سجا کر متعصب وسنگدل مشنریوں کو پھیلا رہے ہیں، گویا قاتل خود منصف کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یوں عیسائیت اور عریانیت کے رسیا مادر پدر آزاد معاشرے قائم

کرنے پر براہ راست یا ایجنٹوں (دیگر ملکوں میں موجود این جی اوز) کے ذریعے مصروف عمل ہیں۔

دوسری طرف انسانیت کے بہی خواہ دولت مند اسلامی ممالک اور ان ممالک کے مخیّر اداروں اور اشخاص پر نت نئے الزامات لگا کر پابندی لگانے کا اقدام بھی کر رہے ہیں، تاکہ ان کے فیوض و برکات سے مستحق ادارے اور دیندار غریب مسلمان مستفید نہ ہو سکیں اور دین اسلام کا سیدھا سادھا پیغام لوگوں کے گوش گزار نہ ہو سکے۔ اس ضمن میں سعودی عرب، کویت اور متحدہ عرب امارات میں موجود فلاحی ادارے خاص طور پر ٹارگٹ بنے ہوئے ہیں، اور مسلمانوں کے مرکز قلوب واذہان **''سعودی عرب''** کو عدم استحکام کے دوراہے پر کھڑا کرنے کے لیے انتہائی عیارانہ حربے استعمال ہو رہے ہیں۔ اس کار بد میں مسلمانوں کے کھلے دشمن اور دوست نما دشمن (بھیڑ کی کھال میں گھسے ہوئے بھیڑیے) مختلف روپ اور بہروپ میں مصروفِ عمل ہیں۔ یہودیت وصہیونیت کے قدیم وجدید مخابراتی اداروں کی کارستانی تو ہے ہی، جس کا اشارہ ولی عہد شہزادہ عبداللہ اور دیگر زعماء بھی کر چکے ہیں۔ اسی طرح پاکستان اور ایران وغیرہ بھی ان بہروپیوں کی ناک کے نیچے ہیں۔ بہرحال نائن الیون کے خودساختہ سازشی کارروائی کے بعد سے مسلمانوں اور مسلم ممالک پر جو گھمبیر دور گزر رہا ہے، وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں۔ افغانستان پھر عراق کا ''تورابورا'' کرنے کے بعد بےچارے مسلمانوں کے خلاف جو تعذیبی کارروائیاں کی جارہی ہیں، سینکڑوں عقوبت خانے اور خفیہ تعذیبی اڈے (ٹارچر سیلز) تو لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں، صرف بغداد کے **ابوغریب جیل** اور کیوبا میں **گوانٹانا موبے** کے عقوبت خانوں میں بغیر کسی جرم کے ہزاروں افراد پر مجرمانہ کارروائیاں ہو رہی ہیں اور شرمناک واقعات جنم لے رہے ہیں، جن میں سے کچھ نہ کچھ واقعات منظر عام پر بھی آئے ہیں۔

مسلمانوں کی تذلیل کے لیے اب اور کیا کچھ رہ گیا ہے؟ ''ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات'' کا عملی مظاہرہ ہو رہا ہے۔ اب دنیا کے یہی خونخوار بھیڑیے مسلمانوں کے مرکز کو متزلزل اور حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کے خواستگار ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان دیگر سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں، مگر اپنے دینی و روحانی مرکز کے امین عظیم ملک سعودی عرب پر کوئی آنچ آنے کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ اس ملک پر اللہ عزوجل کی نظر ہے۔

''جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔''

اس عظیم ملک کی بقا اور استحکام میں اللہ کے بےشمار برگزیدہ بندوں کا خون جگر شامل ہے۔ موجودہ حکمران خادم الحرمین الشریفین فهد بن عبدالعزیز اور ان کے محترم ولی عہد شہزادہ عبداللہ اور دیگر علماء ومشائخ کی انتھک محنت اور خالص اسلامی جذبہ کارفرما ہے۔ ان شاءاللہ یہ ملک تابندہ و پائندہ رہے گا، اور دشمنوں کی ریشہ دوانیاں خاک میں مل جائیں گی۔